© rasailojaraid.com

اس تحریر میں مودودی پوری آب و تاب کے ساتھ سبائیت کے لباس میں جلوہ گر نظر آتا ہے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ذات کا سہارا لے کر صحابہ کرام کی سخت الفاظ میں توہین و تنقیص کی ہے ۔ انداز تحریر اور سیاق و سباق کے لحاظ سے لفظ شاہ ہا نقوخیرے کے مترادف ہے ۔ یعنی مودودی کے نظریہ کے مطابق حجاز، شام، بصرہ، کوفہ اور مصر میں رہنے والے بہت سے صحابہ جنہوں نے یزید کی امارت کو تسلیم کر کے بیعت کر لی ۔ وہ نقوخیرے کے زمرہ میں شامل ہیں ۔ شیخ الصحابہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ۔ حبر الامت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی نقوخیرے میں شامل ہیں ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس طرح کے توہین آمیز الفاظ سے تعبیر کرنا مودودی کے سبائیت زدہ ذہن کی اختراع ہے، ورنہ اہل سنت کے نزدیک صحابہ کی یہ حیثیت ہے :

کانوا مصابیح الهدی واوعیة العلم حضروا من الکتاب تنزیله ومن الدین جدیده وعرفوا من الاسلام مالم یعرفه غیرهم واخذوا من رسول الله صلی الله علیه وسلم تاویل القرآن ۔

البدایہ و النہایہ ص ۱۳۳ ج ۸

یہ حضرات ہدایت کے چراغ اور علم کے ظروف تھے ۔ قرآن ان کے سامنے اترا اور نیا دین ان کے سامنے آیا ۔ یہ اسلام کے ان علوم و معارف سے آگاہ تھے، جنہیں کوئی دوسرا نہیں جان سکتا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی حقیقت کو سمجھا ۔

اور مضمون مودودی کے آخر میں ہے :

—— جو لوگ ایسی بات کہتے ہیں ان کو صحابہ کرام کی طرف سے صفائی پیش کرنی چاہیئے نہ کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو مطعون کرنا چاہیئے ۔

اہل سنت والجماعت میں سے کوئی شخص بھی ایسا سنگدل نہیں جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اس اقدام پر معاذ اللہ مطعون کرتا ہو، اور نہ ہی کوئی ایسا فرد ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق سوء ظن کا ارتکاب کرتا ہو، بلکہ یہ سبائیوں کا ہی مذہب و عقیدہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مطعون کرتے ہیں جیسا کہ مودودی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے ۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے یزید کے دور خلافت میں اس طرز عمل سے جو مبدا اختلاف مترشح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت موجود اکثر صحابہ کی یہ رائے

© rasailojaraid.com